روزنامہ جنگ کراچی بدھ 23 اکتوبر 2013ء

نیپرا بتائے قیمتیں کس طرح بڑھائی گئیں؟ 2 روپے یونٹ کی بجلی 16 روپے میں نہیں بیچنے دینگے

چیف جسٹس

بادی النظر میں حکومت سبسڈی دیکر آئی پی پیز کی مدد کررہی ہے، کمپنیاں اپنا خسارہ پورا کرنے کیلئے اوور ریڈنگ کرتی ہیں، صوابدیدی طور پر بجلی کی قیمتوں کا تعین نہیں کیا جاسکتا، ریمارکس

دیکھیں گے قیمتوں کا تعین یکطرفہ طور پر تو نہیں کیا گیا، عدالت، نیپرا کے اختیارات اور بجلی کی قیمتوں سے متعلق مکمل ریکارڈ طلب، اٹارنی جنرل کو پیش ہونے کا حکم، سماعت 6 نومبر تک ملتوی

اسلام آباد (این این آئی، مانیٹرنگ ڈیسک) چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے کہا ہے کہ 2 روپے یونٹ کی بجلی 16 روپے یونٹ میں نہیں بیچنے دیں گے۔ بجلی کی قیمتوں میں اضافے سے متعلق 11 اکتوبر کے نوٹیفکیشن کی کوئی حیثیت نہیں۔ بادی النظر میں حکومت سبسڈی دیکر آئی پی پیز کی مدد کررہی ہے۔ کمپنیاں اپنا خسارہ پورا کرنے کیلئے اوور ریڈنگ کرتی ہیں۔ صوابدیدی طور پر بجلی کی قیمتوں کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ نیپرا بتائے قیمتیں کس طرح بڑھائی گئیں؟ دیکھیں گے قیمتوں کا تعین یکطرفہ طور پر تو نہیں کیا گیا، اس میں عوام کو بھی شامل کیا گیا ہے یا نہیں۔ عدالت نے نیپرا کے اختیارات اور بجلی کی قیمتوں سے متعلق مکمل ریکارڈ طلب کرتے ہوئے اٹارنی جنرل کو آئندہ سماعت پر پیش ہونے کا حکم دیتے ہوئے کیس کی سماعت 6 نومبر تک ملتوی کردی۔ منگل کو چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی سربراہی میں سپریم کورٹ کے 3 رکنی بنچ نے لوڈشیڈنگ اور بجلی کی قیمتوں میں اضافے سے متعلق کیس کی سماعت کی۔ چیئرمین این ٹی ڈی سی نے عدالت کو

باقی صفحہ 18 نمبر 32

بقیہ | نیپرا/چیف جسٹس | 32

بتایا کہ گردشی قرضہ ایک بار پھر بڑھ رہا ہے، جس کی وجہ بجلی کے بلوں کی عدم وصولی ہے۔ نجی صارفین کے ذمہ 280 ارب ہیں جبکہ مجموعی طور پر 461 ارب روپے لینے ہیں، خسارہ پورا کرنے کیلئے صارفین کو زیادہ بل دینا پڑتا ہے۔ بجلی اور گیس والے میٹر متعارف کرانے پر غور ہو رہا ہے۔ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری نے کہا کہ وصولی پر توجہ نہیں دیتے تین ماہ بعد بحران پہلے جیسا ہو جائے گا۔ بجلی اور گیس کی چوری کا بوجھ عام صارفین پر ڈالا جاتا ہے، صارفین پر پڑنے والے اثرات کی تفصیل بتائی جائے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ عدالت اس بات کا جائزہ لے گی کہ بجلی کی قیمتوں کا تعین کرتے وقت عوام کو شرکت کا موقع دیا گیا یا نہیں، تعین یکطرفہ طور پر تو نہیں کیا گیا۔ جسٹس گلزار احمد نے کہا 11 اکتوبر کے نوٹیفکیشن کی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ چیف جسٹس نے استفسار کیا کہ حکومت کس قانون کے تحت نوٹیفکیشن جاری کرتی ہے، نیپرا اتھارٹی کا خط قیمتوں میں کیسے رد و بدل کرتی ہے۔ چیف جسٹس نے کہا کہ نیپرا بتائے کہ حکومت کے کہنے پر کس طرح قیمتوں کا تعین کیا کیا۔ جس پر چیئرمین نیپرا نے بجلی کی قیمتوں کا نیا نوٹیفکیشن سپریم کورٹ میں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حکومت نے خط لکھ کر قیمتیں بڑھانے کیلئے نہیں سبسڈی شامل کرنے کیلئے لکھا۔ چیف جسٹس نے کہا کہ حکومت سبسڈی نہیں دینا چاہتی تو نہ دے، بادی النظر میں سبسڈی دیکر آئی پی پیز کی مدد کی جارہی ہے۔ عدالت نے کیس کی مزید سماعت 6 نومبر تک ملتوی کرتے ہوئے نیپرا کے اختیارات اور حکومتی مداخلت سے متعلق رپورٹ طلب کرلی۔ بعدازاں عدالت نے کیس کے خلاف صارفین کی کنگری اور بجلی کی قیمتوں سے متعلق نیپرا کا مکمل ریکارڈ طلب کرلیا ہے۔ آئندہ سماعت پر اٹارنی جنرل کو بھی پیش ہونے کی ہدایت کی گئی ہے۔